سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کا تعارف، وجہِ تسمیہ اور مرکزی مضمون جان سکیں۔
2. سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے بنیادی مضامین اور علمی نِکات جان سکیں۔
3. سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کا با محاورہ ترجمہ پڑھ کر اس کا فہم حاصل کر سکیں۔

وجہِ تسمیہ:

مُطفّفین کا معنیٰ ہے: ناپ تول میں کمی کرنے والے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت کا اعلان ہے۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ ہے۔

مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کا مرکزی مضمون آخرت کے منکروں کی اہم خرابی ناپ تول میں کمی کرنے کا بیان ہے۔

مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے شروع میں ناپ تول میں کمی جیسی اہم بُرائی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ وہ جب دوسروں سے لیتے ہیں تو ناپ اور تول پورا رکھوانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن جب دینے کی باری آتی ہے تو ڈنڈی مارتے ہیں۔ اس سورت میں تعلیم دی گئی ہے کہ ہم جو بات اپنے لیے پسند کریں وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرنی چاہیے۔

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْنَ کے ابتدائی حصّے میں کرپشن اور بد عنوانی کا ارتکاب کرنے والوں کی برائی بیان کی گئی ہے۔ کرپشن ایک ناسور ہے جو معاشرے کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اس جرم کی وجہ سے معاشرے میں ناانصافی اور لاقانونیت

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

بڑھ جاتی ہے۔ ایک اچھا مسلمان اور ذمہ دار شہری ہونے کی حیثیت سے ہمیں اس جرم سے دور رہنا چاہیے۔

ناپ تول میں کمی کرنا آخرت سے غفلت کی علامت ہے۔ گناہ کرنا، حد سے بڑھنا اور قرآنِ مجید کو نہ ماننا آخرت کے انکار کا نتیجہ ہے۔ آخرت کا انکار کرنے والے قرآنِ مجید کو پچھلے لوگوں کی کہانیاں قرار دیتے ہیں۔ آخرت کو بھلا دینے اور دنیا ہی کو مقصد بنانے کی وجہ سے دلوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔ آخرت کو جھٹلانے والے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہیں گے اور جہنّم میں ڈالے جائیں گے۔ بدکاروں کے نامۂ اعمال سِجّیْن میں اور فرماں برداروں کے نامۂ اعمال عِلِّیّیْن میں ہوں گے۔ سِجّیْن کا لفظی معنٰی قید خانہ ہے جب کہ عِلِّیّیْن کا لفظی معنٰی بالا خانہ ہے۔

> **حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ**
>
> حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہو گا۔ (سنن ترمذی: 1209)

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِیْن میں جنّت کی نعمتوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ نیک لوگوں کے چہرے جنّت کی نعمتوں کی وجہ سے تروتازہ ہوں گے۔ جنّت کی مزید نعمتوں کا تذکرہ فرمانے کے بعد کہا گیا ہے کہ یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والوں کو مقابلہ کرنا چاہیے۔ یہ فانی دنیا اس قابل نہیں کہ اس کو مقصود سمجھ کر اس میں مقابلہ کرو۔ یہ تو چند دن کی راحت کا سامان ہے، اگر ہاتھ سے نکل بھی گیا تو کچھ بڑے صدمے کی بات نہیں، ایسا خسارہ نہیں جس کی تلافی نہ ہو سکے۔ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، جہاں کے خسارے کی کبھی تلافی نہیں ہو سکے گی۔

ہمیں آخرت کے حوالہ سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ دنیا میں اہلِ ایمان کا مذاق اڑانے والے آخرت میں عذاب کا شکار ہوں گے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

سورۃ المطفّفین مکّی ہے (آیات: ۳۶ / رکوع: ۱)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ۖ﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوۡهُمۡ

(ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ جب وہ لوگوں سے (خود) ناپ کر لیتے ہیں (تو) پورا لیتے ہیں۔ اور جب وہ اُنھیں ناپ

اَوۡ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ؕ﴿۳﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۙ﴿۵﴾

یا تول کر دیتے ہیں (تو) کم کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے بے شک وہ (مرنے کے بعد) اُٹھائے جائیں گے۔ اس بڑے دن کے لیے۔

يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ﴿۶﴾ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِىۡ سِجِّيۡنٍ ؕ﴿۷﴾

جس دن سب لوگ تمام جہانوں کے ربّ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ہرگز (ایسا) نہیں! (کہ جزا و سزا نہ ہو) یقیناً بدکاروں کا اعمال نامہ سجّین میں ہے۔

وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا سِجِّيۡنٌ ؕ﴿۸﴾ كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ؕ﴿۹﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيۡنَ يُكَذِّبُوۡنَ

اور آپ کو کیا معلوم کہ سجّین کیا ہے؟ لکھی ہوئی ایک کتاب ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ وہ جو بدلہ کے دن

بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ﴿۱۱﴾ وَ مَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ۙ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا

کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس کو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے نکل جانے والا گناہ گار ہے۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں

قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ؕ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلۡ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ

(تو) وہ کہتا ہے کہ (یہ) پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہرگز (ایسا) نہیں! بلکہ (جھٹلانے کی وجہ یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر (بُرے اعمال کا) زنگ چڑھ گیا ہے

مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّاۤ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ؕ﴿۱۵﴾

جو وہ کیا کرتے تھے۔ (ایسا) ہرگز نہیں! (کہ قیامت نہ ہو) بے شک اس دن اُنھیں اپنے ربّ (کے دیدار) سے پردے میں رکھا جائے گا۔

ثُمَّ اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِيۡمِ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ؕ﴿۱۷﴾

پھر بے شک وہ ضرور جہنم میں جھونکے جائیں گے۔ پھر کہا جائے گا یہ وہی (جہنم) ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡاَبۡرَارِ لَفِىۡ عِلِّيِّيۡنَ ؕ﴿۱۸﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا عِلِّيُّوۡنَ ؕ﴿۱۹﴾

ہرگز (ایسا) نہیں! (کہ نیکیاں ضائع ہوں) یقیناً نیک لوگوں کا اعمال نامہ علّیین میں ہے۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ علّیین کیا ہے؟

كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ۙ﴿۲۰﴾ يَّشۡهَدُهُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ؕ﴿۲۱﴾ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ ۙ﴿۲۲﴾

ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ جس کے پاس مقرب (فرشتے) حاضر رہتے ہیں۔ بے شک نیک لوگ ضرور نعمتوں (والی جنّت) میں ہوں گے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾

تختوں پر (بیٹھے) نظارے کر رہے ہوں گے۔ آپ ان کے چہروں سے نعمتوں کی تازگی کو پہچان لیں گے۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكَ

اُنھیں خالص شراب مہر (بند) کی ہوئی پلائی جائے گی۔ اس کی مُہر مشک (خوش بُو) کی ہوگی اور اسی (نعمتوں کو حاصل کرنے) میں

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

آگے بڑھنے والوں کو آگے بڑھنا چاہیے۔ اور اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ (وہ) ایک چشمہ (ہے) جس میں سے مقرّب (بندے) پئیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ

بے شک جن لوگوں نے جُرم کیا وہ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے۔ اور جب وہ اُن (مومنوں) کے پاس سے گزرتے تھے

يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾

(تو) آنکھوں سے آپس میں اشارے کرتے تھے۔ اور جب وہ واپس جاتے اپنے گھر والوں کی طرف (تو) دل لگی (مذاق) کرتے ہوئے جاتے۔

وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾

اور جب وہ ان (مومنوں) کو دیکھتے (تو) کہتے کہ یقیناً یہی گمراہ ہیں۔ حالاں کہ وہ ان (مومنوں) پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

تو آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے۔ تختوں پر (بیٹھے) کافروں کا حال دیکھ رہے ہوں گے۔

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع ۱ ۳۶ ۸

واقعی کافروں کو اس (بُرے سلوک) کا پورا بدلہ دے دیا گیا جو وہ (مومنوں سے) کیا کرتے تھے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i مُطَفِّفِيْن کا معنی ہے:

(الف) ناپ تول میں کمی کرنے والے (ب) جھوٹ بولنے والے (ج) لوٹ مار کرنے والے (د) اعتکاف کرنے والے

ii جنّت کی نعمتوں کی وجہ سے چہرے تروتازہ ہوں گے:

(الف) جوانوں کے (ب) فرشتوں کے (ج) بوڑھوں کے (د) نیک لوگوں کے

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

iii عِلِّیِّیْن یعنی بالاخانوں میں نامہ اعمال ہوں گے:

(الف) سب مسلمانوں کے (ب) بدکاروں کے (ج) فرماں برداروں کے (د) سب انسانوں کے

iv معاشرے کو کھوکھلا کر دینے والا جرم ہے:

(الف) چغل خوری (ب) بدنظری (ج) منافقت (د) کرپشن

v آخرت کے منکر قرآنِ مجید کو سمجھتے تھے:

(الف) ایک معجزہ (ب) سچی کتاب (ج) تاریخی کتاب (د) پچھلی کہانیاں

2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

iii سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن کے مطابق ناپ تول میں کمی کرنا کس چیز کی علامت ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن کا تعارف اور مقصدِ نزول تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not For Sale

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اسلام میں تجارت کے اصولوں کے حوالے سے اپنے مطالعہ کو وسعت دیجیے۔
- ناپ تول پورا رکھنے کے حوالے سے سیرتِ طیّبہ کا کوئی ایک واقعہ اپنے ہم جماعتوں کو سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام:

- اس سورت کی تدریس اس طرح کریں کہ طلبہ میں تجارتی دیانت داری پیدا ہو۔ طلبہ کو بتائیں کہ ناپ تول میں کمی کرنا گناہ کبیرہ اور حرام ہے، کیوں کہ ایسا کرنے والوں کے لیے ہلاکت کا اعلان ہوا۔ قرآنِ مجید میں جس عمل کے کرنے والوں کے لیے ہلاکت کا اعلان ہو وہ عمل حرام اور گناہِ کبیرہ ہوتا ہے۔